اس انفس و آفاق میں اک جلوۂ موجود — ہر شے میں برابر کبھی پیدا کبھی پنہاں
یہ منزلِ کردار نہ پستی نہ بلندی — ہے کاہشِ پیہم یہاں آسودگیٔ جاں
اس منزلِ تجدید میں ہستی، متغیر — گاہے ہمہ بدمستی گاہے ہمہ عرفاں
شاہی قدمِ فقر پہ جھکتی ہے برابر — ماضی کا اشارہ ہے ہر اک آیتِ امکاں

اس قید سے وہ نقش مبرا ہے کہ جس میں
نقاش نے مستور کیا ولولۂ جاں

آئینِ فنا عشق سے ہے لرزہ براندام — وہ عشق کہ ہے عالمِ تدبیر سے بالا
موجوں کی کشاکش میں وہ گوہرِ ضیا تاب — جس کو نگہِ خاورِ زرتاب نے تاکا
ہر چیز گذرتی ہے یہاں جہدِ بقا سے — اک عشق کی دنیا ہے کہ امروز نہ فردا
جو عشق کہ مضراب سے پیدا ہو بصد ناز — مٹ جانے سے بلبل کے وہ نغمہ نہیں مٹتا
جس معجزۂ عشق میں ہے دل کی نبوت — وہ معجزۂ عشق ابد تک خرد افزا

آنکھ اس کے نظارہ کا تحمل نہیں کرتی
جس جلوۂ اعجاز پہ ہے عشق کا پردہ

وہ مردِ مجاہد کہ جسے عشق ہے حاصل — اس مردِ مجاہد کا مکاں اور زماں اور
وہ سیلِ گراں گیر ٹھہرتا نہیں اک دم — پستی سے گذرتا ہے تو ہوتا ہے رواں اور
وہ ذات کہ ہے عالمِ تعبیر سے اونچی — اس کے لئے آئینِ بہار اور خزاں اور
وہ گوہرِ زرتاب کہ دریا جسے پالے — درکار ہے اس کے لئے زینت کا جہاں اور

اس برقِ جہاں تاب و جہاں سوز کا عالم
چھپتا ہے نگاہوں سے تو ہوتا ہے عیاں اور

تبصرے

تجدید معاشیات از مولانا عبد الباری ندوی تقطیع متوسط ضخامت ۵۱۸ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد ۵/ پانچ روپیہ پتہ :- مکتبۂ تجدید دین - شبستان قدم رسول - ہارڈنگ روڈ لکھنؤ -

مولانا عبد الباری ندوی نے مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصلاحی اور دینی کارناموں کی تشریح و توضیح کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے یہ کتاب اُس کی چوتھی کڑی ہے۔ تین کتابیں اس سے قبل شائع ہو چکی ہیں۔ اس کتاب میں ایک خاص ترتیب اور عنوان بندی کے ساتھ مولانا مرحوم کے ان تمام ارشادات، ملفوظات اور تحریروں کو یک جا کر دیا گیا ہے جن کا تعلق ایک شخص کی معاشی زندگی سے ہے۔ ظاہر ہے کہ مولانا ایک جید عالم دین اور نکتہ شناسِ شریعت تھے اور ماہرِ فنِ معاشیات نہیں تھے اس بنا پر اُن کے ارشادات کی حیثیت محض اخلاقی تھی اور اُن کا طرزِ استدلال و بیان اقناعی تھا نہ کہ علمی اور فنی۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک فرد کی معاشی طمانیت و آسودگی کا بڑا دار و مدار معاشیات کے اسی اخلاقی پہلو کی رعایت پر ہے جو اسلام نے متعین کیا ہے اس بنا پر اس کتاب کے مفید ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ مولانا تھانوی بڑے دقیقہ رس تھے اور ان کی نگاہ باریک سے باریک جزئیہ پر بڑی گہری پڑتی تھی۔ پھر قدرت نے اظہارِ مدعا و مطلب کا بڑا موثر و دل نشین پیرایہ عطا فرمایا تھا اس لئے جو بات اُن کے قلم یا زبان سے نکل جاتی تھی اثر کئے بغیر نہیں رہتی تھی۔ پھر لائق مرتب نے بڑی خوش سلیقگی کے ساتھ رنگا رنگ عنوانات میں اُن سب کو تقسیم کر کے اور ایک خاص نہج پر مرتب کر کے اور چار چاند لگا دئے ہیں۔ اس حیثیت سے یہ کتاب اس لائق ہے کہ معاشیات کے طلبا فن کے مطالعہ کے ساتھ اس کتاب کا بھی مطالعہ کریں تب اُن کو یہ حقیقت واضح طور پر معلوم ہو گی کہ آج کل علمِ معاشیات انتہائی ترقی یافتہ ہونے کے باوجود فرد یا اجتماع کو معاشی